راج پال کی گستاخانہ جسارت پر
امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کا
ایمان افروز، ولولہ انگیز اور تاریخی خطاب

۱۹۲۷ء میں مہاشے راجپال نے رسول اکرم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی پر مبنی ایک کتاب شائع کی۔ جس سے پورے ہندوستان کے مسلمانوں پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ پورا ہندوستان ایک شعلۂ جوالہ کی طرح بھڑک اٹھا۔ عدالتِ عالیہ کے جسٹس دلیپ سنگھ نے مہاشے راجپال کو قانونی سقم پر رہا کر دیا۔ حالات نے خطرناک صورت اختیار کر لی۔ ۷رجولائی کو لاہور میں حضرت امیر شریعتؒ کے احتجاجی جلسہ کا اعلان کر دیا گیا۔ حکومت نے شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر کے جلسہ کو بند کرنا چاہا مگر حضرت امیر شریعت نے وقتِ مقررہ پر جلسہ کیا۔ اسی جلسہ میں حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب، مولانا احمد سعید دہلویؒ بھی شریک تھے۔ یہ جلسہ مجلس احرارِ اسلام کے دفتر بیرون دہلی دروازہ لاہور کے قریب احاطۂ عبدالرحیم میں کیا گیا۔ احاطے کے اندر اور باہر سڑک پر ہزاروں مسلمان جمع تھے جبکہ احاطے کے دروازے پر مسلح پولیس کا پہرہ تھا اور حضرت امیر شریعتؒ کی ایمان افروز تقریر پر لوگ سراپا غیرت وحمیت تھے۔ آپ نے فرمایا:

> ''آج آپ لوگ جناب فخر رسل خاتم النبیین محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس کو برقرار رکھنے کے لیے جمع ہوئے ہیں۔ آج جنس انسان کو عزت بخشنے والے کی عزت خطرے میں ہے۔ جس کی دی ہوئی عزت پر تمام موجودات کو ناز ہے۔ آج مفتی کفایت اللہ اور مولانا احمد سعید کے دروازے پر ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ اور ام المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰؓ آئیں اور فرمایا کہ ہم تمھاری مائیں ہیں، کیا تمھیں معلوم نہیں کفار نے ہمیں گالیاں دی ہیں اور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت وناموس پر حملہ کیا ہے۔''

پھر اس زبردست کروٹ کے ساتھ لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا:

> ''ارے دیکھو تو اُم المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا دروازے پر تو نہیں کھڑی ہیں۔''

پھر کیا تھا، جلسہ گاہ میں کہرام مچ گیا اور لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے اور لوگوں کی نگاہیں بے ساختہ دروازہ کی جانب اٹھ گئیں۔ امیر شریعتؒ نے اپنے پورے جوشِ خطابت اور غیرتِ دینی کے جذبات میں سرشار گونج دار آواز میں فرمایا:

”دیکھو دیکھو سبز گنبد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تڑپ رہے ہیں۔ خدیجہ و عائشہ رضی اللہ عنہما پریشان ہیں۔ امہات المومنین آج تم سے اپنے حق کا مطالبہ کرتی ہیں۔ عائشہ پکارتی ہیں، وہی عائشہ جنھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیار سے حمیرا کہہ کر پکارتے تھے جنھوں نے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال کے وقت مسواک چبا کر دی تھی۔ اُن کے ناموس پر قربان ہو جاؤ۔ سچے بیٹے ماں کی عزت و ناموس کے لیے کٹ مرا کرتے ہیں۔“

غازی علم الدین جو غیرتِ ایمانی سے معمور تھا، امیر شریعت کی تقریر سے متاثر ہو کر اُٹھا اور گستاخِ رسول راجپال کو واصلِ جہنم کر کے تختۂ دار پر جھول گیا۔ جس ناموس کا تحفظ قانون نہ کر سکا، اُس کے تحفظ کے لیے مشیتِ ایزدی نے غازی علم الدین شہید کو منتخب کر لیا۔ وہ اپنی جان قربان کر کے حیاتِ جاودانی حاصل کر گیا۔

(ہفت روزہ ”چٹان“ لاہور، جنوری ۱۹۶۲ء)

جو زبان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف زہر اگلتی ہو اُسے گدی سے کھینچ لیا جائے

اللہ کی عبادت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور انگریز سے بغاوت ــــــ یہ میرا جزوِ ایمان ہے۔

اللہ معبود ہے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم محبوب اور انگریز مغضوب۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں کوئی کچھ کہے گا تو اللہ اس کا خود محاسبہ کرے گا، مگر ــــــ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں سوچ لینا، یہ معاملہ عقل و خرد کا نہیں، عشق کا ہے۔ عشق پر زور نہیں ہوتا، اور نہ اپنے پر اختیار ــــــ

پھر یہ نہیں سوچا جائے گا کہ قانون کیا کہتا ہے اور حکمران کیا چاہتے ہیں؟ پھر جو ہونا ہوگا، ہو جائے گا ــــــ اور جو ہو گا دیکھا جائے گا۔

وہ ہاتھ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن پر اٹھتا ہو کاٹ دیا جائے، وہ زبان جو اُن کے خلاف زہر اگلتی ہو (نعوذ باللہ) اُسے گدی سے کھینچ لیا جائے، اور وہ قلم توڑ دو جو اُن کے ذکر میں بے لگام ہو جائے۔

جو شخص ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کرے ہم اُس کو کرۂ ارض پر دیکھنا نہیں چاہتے۔ یہی اسلام اور یہی عشق ہے۔ یہی فتویٰ ہے اور یہی قرار داد ہے۔

اقتباسِ خطاب

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ، جولائی ۱۹۲۷ء، بجنور

(ماہنامہ ”نقیبِ ختم نبوت“ ملتان، ”امیر شریعت نمبر“، اپریل ۱۹۹۵ء)